[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 2.S.C.R

از عدالت عظمی

پدم سنگھ جی باجیرو پاٹل اور دیگران وغیرہ وغیرہ

بنام

اسٹیٹ آف مہاراشتر اور دیگران

16 ستمبر 1999

[ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس ایس راجندر بابو اور آر سی لاہوٹی، جسٹسز]

مہاراشٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1960:

دفعہ 144–ٹی–انتخابی تنازعات–کمشنر یا مخصوص افسر کا حکم–حتمی اور حتمی ہونا–شق کو چیلنج کیا گیا کیونکہ دفعہ 144–ٹی کے تحت حکم کے خلاف اپیل یا نظر ثانی کے ذریعے کوئی اصلاحی مشینری فراہم نہیں کی گئی ہے، اور یہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے–منعقد ہوا، یہ شق من مانی کے کسی نقصان سے دو چار نہیں ہے–دفعہ 144–ٹی کو بڑے اداروں سے متعلق انتخابی تنازعات کے عدالتی فیصلہ لیے ایک مخصوص مشینری فراہم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا–یہ صرف مخصوص سوسائٹیوں سے متعلق انتخابی تنازعات کے عدالتی فیصلہ لیے صرف محدود اختیارات فراہم کرتا ہے اور اس مقصد کے ساتھ ایک واضح گٹھ جوڑ ہے۔ ایکٹ کے باب 11 اے–آئین ہند 1950–آرٹیکل 14 کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔

چاپڑگاؤں وودھ کاریکاری سیوا سہکاری سوسائٹی لمیٹڈ اور دیگران بنام احمد نگر اور دیگران کے کلکٹر (1989) ایم ایچ ایل جے 872، نے منظوری دی۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 12431 آف 1996 وغیرہ۔

1995 کے ڈبلیو پی نمبر 5759 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 10.1.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے ایم خان ولگر

جی بی ساٹھے، جواب دہندگان کے لیے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ایس ایل پی (سی) نمبر 14075 / 99 (سی سی 5231 / 96) میں تاخیر کو معاف کر دیا گیا۔

SLP (سی) 14075 / 99 (CC 5231 / 96) اور SLP (سی) نمبر 21615 / 96 میں دی گئی اجازت۔

مہاراشٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1960 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعہ 144-ٹی کی آئینی جواز کو چیلنج بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے ناکام ہو گیا اور درخواست گزار کی طرف سے دائر کردہ عرضی درخواست کو 10 جنوری 1996 کے حکم کے ذریعے خارج کر دیا گیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے ان اپیلوں نے بمبئی عدالت عالیہ کے اس فیصلے کو ہمارے سامنے پیش کیا۔

ایکٹ کی دفعہ 144-ٹی میں کہا گیا ہے :

"144- انتخابات سے متعلق تنازعات جو کمشنر یا دیگر مخصوص افسر کو پیش کیے جائیں۔ (1) دفعہ 91 یا اس ایکٹ کی کسی دوسری توضیعات موجود کسی بھی چیز کے باوجود، انتخاب سے متعلق کسی بھی تنازعہ کو اس ڈویژن کے کمشنر کے پاس بھیجا جائے گا جس میں ایسا انتخاب ہوتا ہے یا اس ڈویژن کے ایڈیشنل کمشنر کے عہدے سے کم نہ ہونے والے افسر کے پاس بھیجا جائے گا جو اس سلسلے میں ریاستی حکومت کے ذریعہ مجاز ہے (اس دفعہ میں اس کے بعد ان میں سے کسی ایک کو جیسا کہ سیاق و سباق کی ضرورت ہو "مخصوص افسر" کہا جاتا ہے)۔

(2) اس طرح کا حوالہ کوئی متاثرہ فریق انتخابات کے نتائج کے اعلان کی تاریخ سے دو ماہ کی مدت کے اندر مخصوص افسر کو انتخابی درخواست پیش کر کے دے سکتا ہے۔

بشرطیکہ، مخصوص افسر اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد کسی بھی درخواست کو قبول کر سکتا ہے، اگر درخواست گزار مخصوص افسر کو مطمئن کرتا ہے کہ اس کے پاس مذکورہ مدت کے اندر درخواست کو ترجیح نہ دینے کی معقول وجہ ہے۔

(3) اس باب کے ذریعے یا اس کے تحت اس کو تفویض کردہ فرائض کو انجام دینے میں، مخصوص افسر کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو عدالت میں درج ذیل کے سلسلے میں دیے گئے ہیں :

(a) حلف نامے کے ذریعے حقائق کا ثبوت؛

(b) کسی شخص کو طلب کرنا اور اس کی حاضری کو نافذ کرنا اور حلف پر اس کی جانچ کرنا۔

(c) دستاویزات پیش صنعتی عمل کی زبردست دریافت؛اور

(d) گواہوں کے معائنے کے لیے کمیشن جاری کرنا۔

اس طرح کے کسی بیان حلفی کی صورت میں، اس سلسلے میں مخصوص افسر کے ذریعہ مقرر کردہ افسر، مدعی کو حلف دلا سکتا ہے۔

(4) ریاستی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں بنائے گئے کسی بھی ضابطے کے تابع، ایسی کسی بھی درخواست کی سماعت کی جائے گی اور مخصوص افسر کے ذریعے اسے جلد از جلد نمٹا دیا جائے گا۔اس طرح کی درخواست پر مخصوص افسر کی طرف سے دیا گیا حکم حتمی اور فیصلہ کن ہوگا اور اسے کسی بھی عدالت میں زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

جن بنیادی بنیادوں پر مذکورہ بالا توضیعات آئینی جواز کو چیلنج کیا گیا تھا وہ یہ تھیں کہ (اے) دفعہ 144–ٹی کے تحت کمشنر کے حکم کے خلاف اپیل یا نظر ثانی کے ذریعے کوئی اصلاحی مشینری فراہم نہیں کی گئی ہے اور (بی) یہ کہ یہ آئین بھارت کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی تھی۔

ایکٹ کی اسکیم کے جائزے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دفعہ 144–ٹی کو بڑے اداروں سے متعلق انتخابی تنازعات کے عدالتی فیصلہ لیے ایک علیحدہ مشینری فراہم کرنے کے مقصد سے نافذ کیا گیا تھا۔ یہ دفعہ صرف مخصوص سوسائٹیوں کے انتخابی تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لیے محدود اختیارات فراہم کرتا ہے اور ایکٹ کے باب 11اے کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقصد کے ساتھ ایک واضح گٹھ جوڑ ہے۔ہماری رائے میں یہ شق من مانی یا غیر معقول ہونے کی وجہ سے بھی متاثر نہیں ہوتی۔

چاپڑ گاؤں وودھ کاریکاری سیوا سہکاری سوسائٹی لمیٹڈ اور دیگران بنام احمد نگر کے کلکٹر اور دیگران (1989) ایم ایچ ایل جے 872 میں بمبئی عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے ایکٹ کی دفعہ 144–ٹی کی آئینی جواز پر غور کیا۔موجودہ معاملے میں اٹھائے گئے درست دلائل بھی اس معاملے میں عدالت عالیہ کے سامنے اٹھائے گئے تھے۔ان پر بڑی حد تک غور کیا گیا اور انہیں پسپا کر دیا گیا۔ڈویژن بنچ نے محسوس کیا کہ توضیعات تحت آنے والا علاقہ اور میدان الگ اور الگ تھے اور الگ اور الگ توضیعات تقابلی مطالعہ کے عمل کے ذریعے۔ایکٹ کی دفعہ 144–ٹی کو آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کے طور پر ختم نہیں کیا جا سکا۔یہ بھی رائے دی گئی کہ کی گئی درجہ بندی معقول تھی اور اس کا قانون کے باب–XI کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقصد کے ساتھ واضح تعلق تھا، یعنی انتخابات کلکٹر کے کنٹرول میں منعقد کیے جائیں۔

چاپڑ گاؤں وودھ کاریکاری سیوا سہکاری سوسائٹی لمیٹڈ اور دیگران (اوپر) میں بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی دلیل درست ہے اور ہمیں اپیل کرتی ہے۔عدالت عالیہ نے فوری کیس میں ڈویژن بنچ کے اس فیصلے پر بھروسہ کیا ہے۔اس خیال میں کہ ہم نے لیا ہے، عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے میں کوئی غلطی نہیں پائی جاسکتی ،جس سے ایکٹ کی دفعہ 144–ٹی کے آئینی جواز کو چیلنج کیا گیا ہے۔

اس طرح ان اپیلوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور انہیں مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document